نور لالی وسلم دائما ابدا　　　**درسِ حدیث**　　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

رمضان غم خواری اور صبر کا مہینہ، سخاوت کا بلند درجہ ''ایثار''
اسلامی معاشرت میں متوسط طبقہ کی کثرت
سب سے طویل عرصہ اسلام سپر پاور رہا
اسلام، کمیونزم اور دیگر مذاہب

﴿ تخریج و ترتیب: مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر ۳۵/ سائیڈ بی/ ۸۴-۶-۱)

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ایک خطبہ فرمایا ارشاد اس میں فرمایا **یاایھا الناس** اے لوگو **قد اظلکم شھر عظیم** تم پر ایک بہت بڑا مہینہ سایہ افگن ہے وہ مہینہ مبارک ہے ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے **خیر من الف شھر** اللہ کے نزدیک وہ اتنی افضل ہے کہ ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بڑا اُس کا ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں **جعل اللّٰہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا** اس کی رات میں قیام کرنا اس میں عبادت کرنا یہ اللہ تعالیٰ نے مستحب بنایا ہے بہتر بنایا ہے، اس خطبے میں ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کوئی کام کرے جس سے خداوند کریم کا قرب چاہتا ہو تو پھر وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اُس کو رمضان کے علاوہ (کسی ماہ میں) کوئی فرض ادا کرنے پر ثواب ملتا ہے جیسے نفل پر ثواب دیا جاتا ہے اور جس نے فرض ادا کیے روزے بھی فرض ہیں نمازیں بھی فرض ہیں اور بہت سے فرائض ہیں اخلاقی فرائض ہیں معاملات کے فرائض ہیں اس کو فرمایا **کان کمن ادّی سبعین فریضۃ فیما سواہ** وہ ایسے ہے جیسے کہ اُس نے ستر فرض ادا کیے یعنی ایک فرض نماز کا ثواب ستر گنا ہے کوئی بھی عمل کیا جائے اُس کا ثواب بہت زیادہ بڑھ کر ہوگا۔

صبر کا مہینہ :

تو ارشاد فرمایا **وھو شھر الصبر** یہ صبر کی مشق کا مہینہ ہے اس میں اپنے آپ کو روکنا پڑتا ہے صبر کا مطلب ہے ثابت قدمی دکھانا، رکنا، واقعی اپنے آپ کو روکنا ہوتا ہے آدمی سب کے سامنے اور بالکل تنہائی میں ایک سا رہتا ہے رکا رہتا ہے روزے کے توڑنے کا کوئی کام نہیں کرتا صبر کا مہینہ ہے سردیاں ہوں تو بھوک گرمیاں ہوں تو پیاس۔ دونوں میں سے کوئی نہ کوئی چیز غالب رہتی ہے لیکن انسان صبر کرتا ہے ارشاد فرمایا **الصبر ثوابه الجنة** جو آدمی ثابت قدم رہے صبر کرے تو اُس کا ثواب پھر جنت ہوگی۔

غمخواری کا مہینہ :

اور یہ مہینہ اس چیز کی مشق کا بھی ہے کہ ایک دوسرے کی غم خواری کی جائے **شھر المواساۃ**۔

اس ماہ میں رزق بڑھتا ہے :

اور فرمایا **شھر یزاد فیه رزق المؤمن** یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت ہوتی ہے مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

روزہ افطار کرانے پر اجر :

اس میں کسی آدمی کو افطار کرا دینا باعثِ ثواب ہے **من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبة من النار** اگر کوئی آدمی کسی کا روزہ کھلوا دیتا ہے تو اُس کے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے گردن کے چھٹکارے کی اُمید ہوسکتی ہے یعنی اُس ایک عمل سے اتنا ثواب بڑھ سکتا ہے کہ یہ حال ہو کہ اللہ کے ہاں اُس کی بخشش ہی کر دی جائے۔

سب کو اجر ملتا ہے :

وکان له مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیئ جو آدمی کسی آدمی کے آگے (اس کی طرف سے) کام کر رہا ہے اور دوسرے کو کھلا رہا ہے پلا رہا ہے پیسے ایک کے ہیں کام دوسرے کر رہے ہیں تو اس کو بھی ثواب ملے گا اور اس میں یہ نہیں ہوگا کہ ثواب بٹ جائے گا، نہیں بلکہ ہر ایک کو برابر برابر ثواب ملے گا اتنا ہی اللہ کی طرف سے اس کو بھی عطا ہوگا خدا کے ہاں دینے میں کوئی چیز خرچ نہیں کرنی پڑتی سب اس کی ملک ہے سب اس کا ملک جیسے اس کونے سے اس کونے میں رکھ دی خداوند کریم کے عطیات جو ہیں بے مثال ہیں بے حساب ہیں وہ تو اس میں بھی یہی ہے کہ اجر میں کمی نہیں آئے گی بلکہ اجر بڑھتا جائے گا اس کو بھی اور دوسرے کو بھی اتنا ہی مل جائے گا جتنا پہلے کو ملا ہے تیسرے کو بھی اتنا مل جائے گا جتنا دوسرے کو ملا ہے۔

تھوڑے پر بھی پورا اجر :

ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اتنا کہاں ہوتا ہے **لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم** ہم سے سب لوگ اتنا کہاں رکھتے ہیں کہ جو کسی کو روزہ کھلوائیں تو آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب جو ہے کسی کو کم چیز میسر ہے اس سے کُھلوا رہا ہے اس کو بھی ملے گا۔ یہ شرط نہیں ہے کہ پیٹ ہی بھرے تو ثواب ملے، کم ہے اگر کسی کے پاس اور وہ دے رہا ہے کھجور دے رہا ہے، دودھ کی لسی دے رہا ہے پانی پلا رہا ہے کسی کو روزہ کھلوانے کے لیے تو اس کو بھی ثواب ملے گا اور پانی وہاں کے علاقے میں تو بڑی چیز ہے اور ویسے انسان کی حیات کے لیے سب سے بڑی چیز ہے۔ پانی اگر کم ہو جائے یا نہ مل سکے کسی جگہ تو زندہ نہیں رہ سکتا انسان، تو پانی پر بھی اجر ہے کھجور پر بھی اجر ہے کوئی کسی کو دودھ پلا دے تو اس پر اجر ہے اور اتنا ہی اجر ہے کیونکہ ہر آدمی کو یہ میسر نہیں ہے کسی کو کھجوریں میسر ہیں کسی کو دودھ میسر ہے بکری ہے اس کے پاس اور اُسے کچھ میسر نہیں ہے اس کے علاوہ تو وہ کیا کرے گا ثواب اس کا کم رہے گا؟ نہیں ثواب اس کا کم نہیں رہے گا بلکہ جس کے پاس بالکل نہیں ہے اور وہ کچھ دے رہا ہے تو وہ بہت دے رہا ہے۔ ایک آدمی کا قصہ واقعات میں ہے اسی طرح کا کہ وہ ایک سخی کے پاس پہنچ گیا مشہور تھا وہ سخاوت میں مگر مالدار اتنا نہیں تھا جبکہ دوسرا مالدار تھا کوئی بات ہوئی تو اس نے پیسے دے دیے مثلاً دس ہزار روپے دے دیے اور اس سخی سے کہا گیا تو اس نے چار ہزار روپے ساڑھے تین ہزار روپے دے دیے تو مالدار نے سخی سے کہا میں تم سے، آج جیت گیا ہوں میں نے اتنے دیے تم نے اس سے کم دیے اس (سخی) نے پوچھا کہ تمہارا کل مال کتنا ہے اس نے کہا اتنا ہے اس نے کہا کہ یہ اس کل کا کتنا حصہ ہے۔ اس نے کہا بہت تھوڑا سا حصہ ہے تو سخی نے کہا کہ آپ نے تو کل مال میں سے، بہت تھوڑا سا حصہ دیا ہے اُس نے کہا یہ بات ٹھیک ہے اُس نے کہا میں نے اپنا کل دے دیا تو اس نے کہا واقعی تم بڑے ہو جو کُل مال دے ڈالا۔

"ایثار" سخاوت کا بلند درجہ ہے :

صحابہ کرامؓ کے دور میں جناب رسول ﷺ کی حیات طیبہ میں جن کو میسر تھا وہ بھی ایسے رہتے تھے جیسے میسر نہ ہو کیونکہ وہ ان لوگوں کو ترجیح دیتے تھے جنہیں میسر نہیں ہے۔ اس ترجیح دینے میں جنہیں میسر ہوتا تھا وہ بھی ایسے ہی ہو جاتے تھے جیسے میسر ہے ہی نہیں۔ ایک ضرورت مند آیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں پوچھوایا کہ کچھ ہے کھانے کے لیے تو ہر جگہ سے جواب ملا کہ کچھ نہیں ہے، گھر میں کوئی چیز نہیں ہے کھانے کی، وجہ کیا تھی؟ وجہ یہ تھی کہ عام ذوق یہی تھا عام رواج یہ تھا سب صحابہ کرام کا کہ جو کچھ موجود ہوتا تھا وہ برابر ضرورت مندوں کو دیتے رہتے تھے۔ یہ تو صحابہ کرام کا ایثار ہوا اور ایثار تو بہت بڑی چیز ہے۔ ایثار تو یہ ہے کہ خود ضرورت ہے اپنے لیے ضرورت ہے مگر دوسرے کو ترجیح دے رہا ہے یہ ایثار ہوا اور ایک ہے سخاوت کہ جس کو میسر ہے وہ برابر خرچ کیے چلا جائے دوسروں کی ضرورت کا خیال رکھے کوئی مانگ رہا ہے تو دے دے یہ سخاوت ہے یہ وصف سخاوت جو ہے یہ بھی اسلام میں خاص ہے۔

اسلام اور کمیونزم :

تو ایثار اور سخاوت یہ دونوں مذہبی تعلیم بھی ہوئی اور (اسلامی) معاشرتی انداز بھی ہوا تو اس بناء پر جہاں اسلام اور مسلمان ریاستیں رہی ہیں وہاں کمیونزم نہیں آسکا پس بخارا کی تاشقند کی اور آذر بائیجان تک کی ایک پٹی ہے جو زد میں آئی ہے ضرور ورنہ آیا ہی نہیں۔

کمیونزم اور دیگر مذاہب :

روس میں آیا ہے تو وہاں یا عیسائیت تھی یا یہودیت تھی یا بت مذہب تھا یا مشرک تھے جو بھی تھے چین میں آیا ہے تو وہاں بھی دوسرے مذاہب والے تھے بلکہ چین میں مساجد آباد ہیں وہاں نماز جماعت سے ہوتی ہے مسجدیں بھری ہوئی ہیں وہاں انقلاب نے یہ اثر نہیں کیا۔ اس کے بعد ذرا حد پار کریں دریا کی تو افغانستان تک وہاں نہیں آسکا اور ......اُدھر آذر بائیجان وغیرہ کی طرف جنوب میں دیکھیں تو ایران لگتا ہے ایران میں بھی نہیں آسکے۔ کسی علاقے میں جہاں اسلام تھا کمیونزم نہیں آیا کیونکہ کمیونزم جو فوائد پہنچاتا ہے وہ اسلام میں ایک غریب کو حاصل رہتے ہیں۔ اسلام میں درمیانی طبقہ بہت ہوتا ہے بالکل غریب طبقہ بہت کم ہوتا ہے اور جب تک بالکل غریب طبقہ کی کثرت نہ تو یہ کمیونسٹ انقلاب نہیں آسکتا اور غریب طبقہ کی کثرت یہاں نہیں ہوتی۔ یوں سمجھیے کہ پہلے زمانے میں دو حکومتیں تھیں کسری اور روم کی بہت بڑی بڑی جیسے آج امریکہ اور روس ہے، اسلام آیا پھیلتا چلا گیا یہ سب ختم ہو گئیں۔

اسلام تیرہ سو سال سپر پاور رہا :

اور اسلام ایسے چھایا کہ تیرہ سو سال تک اسلام ایک سپر پاور رہا۔ اُس کے مقابلے میں کوئی دوسری سپر پاور نہیں تھی حتی کہ ۱۹۱۴ء کا دور آتا ہے اس دور میں آکر برطانیہ اور دوسروں نے مل کر ترکی حکومت کو ختم کیا ہے ورنہ یہ سارے علاقے ترکی تک بہت بڑی حکومت تھی ترکی کی۔ کمزور ہوتی چلی جارہی تھی پہلے سے، ۱۹۱۴ء میں ختم ہو گئی لیکن تھی سب سے بڑی پاور اور کمزور جو کیا وہ ایک دو نے نہیں پورے یورپ کی آٹھ دس حکومتوں نے مل کر یہ سازش کی تھی تو پھر ایسے ہوا ہے کہ برطانیہ کی حکومت میں گویا سورج غروب نہیں ہوتا تھا پھر برطانیہ ایک سپر پاور ہو گیا۔ سب سے بڑی طاقت بن گیا۔

سب سے طویل عرصہ اسلام سپر پاور رہا :

لیکن اندازہ کیجیے ۱۹۱۴ء میں یعنی سوا تیرہ سو سال تک فقط مسلمان جو ہیں وہ سپر پاور تھے ان کے مقابلے میں کوئی دوسری طاقت نہیں تھی کہ یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے ایسا نہیں تھا۔ اگر ان کے ہاں عدل نہ ہوتا عدلیہ کام کی نہ ہوتی تو ظلم ہوتا اقتصادیات ناکارہ ہوں نظام صحیح نہ ہو تو غربت افلاس اور طرح طرح کی خرابیاں آئیں گی تو انقلاب آجائے گا حکومت ختم ہو جائے گی۔ معلوم ہوا کہ اسلام کے دونوں نظام بڑے عمدہ ہیں اقتصادی بھی اور عدلیہ کا نظام بھی۔ آقائے نامدار ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ جسے کچھ بھی میسر ہے کچھ بھی کھلا رہا ہے گویا ایک غریب آدمی کو بھی عادت ڈلوائی ہے کہ خرچ کرو اگر کوئی کہتا ہے کہ جناب میرے پاس کل ایک روپیہ ہے تو اسے بھی کہا جائے گا کہ تو دس کا سکہ دے پانچ کا سکہ دے یہ خیال نہ کر کہ میں تھوڑا دے رہا ہوں یہ اُمید رکھ کہ اللہ کے ہاں قبول ہو جائے گا بس نیت صحیح رکھ۔ آگے فرمایا **من اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل الجنة**. جو آدمی کسی کو پیٹ بھر کر کھلا دے تو خاص بات یہ ہوگی کہ میرے حوض سے اُسے ملے گا پینے کے لیے اور اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی حتی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو آقائے نامدار ﷺ نے دنیا میں رہنا سہنا بھی بتایا اور آخرت کا اجر بھی بتایا بلکہ توجہ آخرت ہی کی طرف رکھنی بتائی دنیا کو کام کی جگہ بتایا کہ کام کرو تیاری کرو آخرت کی تیاری نظر اُس کی طرف رکھو یہ جیسے بھی ہو گزر ہی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور فضل سے نوازے آمین۔

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز
NBB
نفیس بُک بائنڈرز
ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جِلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے
نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے
مُناسب نِرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجوع فرمائیں
۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور۔ فون 7322408